بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵

عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر: رحمت اللہ خان شاکر — یوم شنبہ

جلد ۳۱ | ۱۷ ماہ شہادت ۱۳۲۲ ہش | ۱۱ ربیع الثانی ۱۳۶۲ھ | ۱۷ اپریل ۱۹۴۳ء | نمبر ۹۱

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۶ شہادت ۱۳۲۲ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کل شام کو راجپورہ سے واپس تشریف لے آئے آج ۱۰ بجے صبح کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو نزلہ کی شکایت ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءہا کی طبیعت خدا کے فضل وکرم سے اچھی ہے الحمدللہ

حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کل لاہور تشریف لے گئے۔

سیدہ ام ناصر صاحبہ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی بیگم صاحبہ کی صحت کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہیں

خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب کی بڑی اہلیہ صاحبہ تا حال بیمار ہیں۔ انکی صحت کے لئے بھی دعا کی جائے۔

روزنامہ الفضل قادیان — ۱۱ ربیع الثانی ۱۳۶۲ھ

اخباری کاغذ کے نئے راشن کارڈ

حکومت ہند کے شعبہ تجارت نے ہندوستان کے اخبارات کو اپریل مئی جون ۱۹۴۳ء کے لئے کاغذ کے نئے راشن کارڈ جاری کئے ہیں جہاں تک کاغذ کا راشن مقرر کرنے کا سوال ہے۔ حکومت نے اس دفعہ اخبارات سے رعی کا برتاؤ کیا ہے۔ لیکن افسوس ہے اخبارات کے لئے کاغذ کی جو مقدار مقرر کی گئی ہے اس کے مطابق کاغذ مہیا کرنے کا کوئی انتظام نہیں کیا گیا۔ اور پہلے کی طرح اخبارات کو پھر کاغذ کے تاجروں اور سٹاکسٹوں کی منت سماجت کرنے کے لئے چھوڑ دیا گیا ہے۔ حالانکہ ان تاجروں میں بعض ایسے بے اصول لوگ بھی ہیں۔ جن کی حرص نفع اندوزی پندرہ پندرہ گنا زیادہ قیمت لینے کے باوجود ابھی تک پوری نہیں ہوئی۔ چاہیئے یہ تھا۔ کہ حکومت راشن کے مطابق اخبارات کو کاغذ مہیا کرنے کا کام اچھی شہرت رکھنے والے تاجروں کے سپرد کر دیتی اور جہاں جہاں کاغذ کے سٹاک موجود ہیں۔ انہیں حاصل کر کے ان کو دے دیتی۔ تا وہ اخبارات کو ان کی مقدار کے مطابق ماہوار کاغذ سپلائی کرتے رہتے۔ مثلاً یہ کیا جا سکتا تھا۔ کہ ہر صوبہ میں حسب ضرورت ایک یا دو ایسے تاجر مقرر کر دیئے جاتے۔ جو اپنے اپنے صوبہ کو راشن کے مطابق کاغذ مہیا کرتے۔ لیکن اب کیفیت یہ ہے۔ کہ با اصول تاجروں کے پاس اپنا سٹاک اتنا موجود نہیں ہے۔ کہ وہ مقررہ مقدار کے مطابق کاغذ دے سکیں۔ پھر اس کے علاوہ ایک صورت یہ بھی ہو سکتی تھی کہ موجود الوقت تمام سٹاک حکومت اپنی حفاظت میں لے لیتی۔ اور ایک مرکزی ایجنسی قائم کر کے اخبارات کو ان کے راشن کے مطابق کاغذ مہیا کر دیتی۔

ہمیں افسوس ہے کہ موجودہ صورت میں اخبارات کی مشکلات رفع نہیں ہوئیں لہٰذا ہم حکومت کو مشورہ دیتے ہیں۔ کہ وہ مندرجہ بالا صورتوں میں سے ایک صورت ضرور اختیار کرے۔

پنجاب کے متعلق ہم کہہ سکتے ہیں کہ میسرز جے این سنگھ کمپنی نے اس وقت تک مقابلۃً اچھا نمونہ پیش کیا ہے۔ حکومت کو چاہیئے کہ اخبارات کی ان جدید مشکلات کو رفع کرنے کے لئے ضرور کوئی اقدام کرے۔

بہشتی مقبرہ اور جناب مولوی محمد علی صاحب

جناب مولوی محمد علی صاحب نے ۹ اپریل کو جو خطبہ جمعہ پڑھا۔ وہ ۱۴ اپریل کے پیغام صلح میں شائع ہوا ہے۔ اس میں آپ نے "بہشتی مقبرہ کے مجاوروں سے ایک سوال" کیا ہے فرماتے ہیں۔ " وہ لوگ جو اس مقبرہ کے مجاور بنے ہوئے ہیں۔ وہ یہ سمجھتے ہیں۔ کہ خدا کی جنت سمٹ کر بارہ کنال زمین میں آگئی ہے۔ میں ان سے سوال کرتا ہوں۔ کہ جیسا کہ ان کا خیال ہے۔ جب ساری دنیا احمدی ہو جائے گی۔ تو کیا سب کی لاشیں اس مقبرہ بہشتی میں آیا کریں گی اور کیا سچ مچ خدا کے بہشت میں وہی شخص جائے گا۔ جس کی لاش اس قبرستان میں دفن ہو۔" اس میں جماعت احمدیہ کے متعلق جس خوش کلامی سے کام لیا گیا ہے۔ اس کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ البتہ بڑے افسوس کے ساتھ یہ عرض ہے۔ کہ جناب مولوی محمد علی صاحب جماعت احمدیہ کے خلاف بیان کرتے ہوئے اپنی ذمہ داری کا احساس نہیں رکھتے۔

کئی بے بنیاد باتیں وہ آج تک ہماری طرف منسوب کر چکے ہیں۔ اور پھر لطف یہ ہے۔ کہ ثبوت دریافت کیا جائے۔ تو بولتے بھی نہیں۔ مثلاً آپ نے بڑی بے تکلفی سے یہ اعلان کر دیا تھا۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے ایک خطبہ میں کہا ہے۔ کہ قادیان میں پانچ سو منافق ہیں۔ کئی بار دریافت کیا گیا ہے کہ تکلیف کر کے وہ حوالہ بتائیں۔ جہاں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا یہ بیان درج ہے مگر صدائے برنخواست۔ اسی طرح کی اور بھی کئی باتیں ہیں۔ جن کے اعادہ کا یہ وقت نہیں۔ صرف یہ بتانا مقصود ہے۔ کہ اس خطبہ میں جناب مولوی صاحب نے جماعت احمدیہ کی طرف جو عقیدہ منسوب کیا ہے۔ کہ " خدا کی جنت سمٹ کر بارہ کنال زمین میں آگئی ہے۔" یہ بھی اسی نوع کی بات ہے۔ تاہم مولوی صاحب سے گزارش ہے۔ کہ وہ اپنی اس بات کو پایۂ ثبوت تک پہونچائیں۔ اس کے بعد انہوں نے جو سوال کیا ہے۔ وہ خود بخود حل ہو جائے گا۔ کیونکہ وہ اسی پر مبنی ہے۔ مولوی صاحب نے یہ بھی فرمایا ہے۔ کہ

"یہ لوگ اس جگہ کو ویسا ہی بنا رہے ہیں۔ جیسا کہ اور بہشتی دروازے بنے ہوئے ہیں۔ جانتے ہو ان کا حشر کیا ہوا۔ ہزارہا لوگ ان کے ذریعہ سے تباہ ہو گئے ہیں۔ وہ اعمال انسانی کو نجات کے لئے ضروری نہیں سمجھتے۔"

اس کے متعلق بھی اتنا ہی عرض ہے۔ کہ ؎

"یہ بھی جماعت احمدیہ پر سراسر بہتان ہے۔ مولوی صاحب جیسے ذمہ دار انسان کو اتنی بڑی بات مونہہ سے نہ نکالنی چاہیئے تھی۔ اپنے مخالف کو بدنام کرنے کے لئے خلاف واقعہ بات بیان کرنا بالخصوص ایک مذہبی قائد کے لئے کسی طرح زیبا نہیں۔ ہم ان سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ اسکا بھی ثبوت پیش کریں لیکن قبل از وقت کہے دیتے ہیں۔ کہ اب وہ ہرگز اسطرف متوجہ

ایمان علیٰ وجہ البصیرت

(از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب)

قصوں کا چاہیئے جو خدا مولوی سے پوچھ ‖ اور عقل کا ہو گاڈ تو پھر نیچری سے پوچھ

لیکن مشاہدہ کا خدا تجربہ کا گاڈ ‖ اے دوست یہ تو جا کے کسی احمدی سے پوچھ

گاڈ۔ خدا

دعا ایک عظیم الشان نعمت ہے

جسے تو میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو

از جناب چودھری عبد الرحیم صاحب محلہ دار الرحمت قادیان

دعا عجیب قرب کا باعث ہے۔ عبد اور اس کے بے شمار معبود کے سے ہیں۔ بہائم اور وہ تمام حیوانات جو ذی روح ہونے کے باعث اپنے خالق کی ربوبیت کے ماتحت اور اسی کی مخلوق ہیں بے قرار اور مضطر ہو کر جب کبھی اپنی احتیاج اپنے مالک کے سامنے رکھ رہے ہوتے ہیں زبان سے نہیں۔ بلکہ اپنی پریشان حالی اور اضطراب بھری حرکات سے تو اس غنی خالق رازق کی رحمت جوش میں آتی ہے۔ اور ان کی دلی مناجات کا جواب ان کی خواہشات کے مطابق بے حساب رزق کے سامان دے کر مہیا کر دیتی ہے۔ ہے بھی اس کے سوا کون جو ان کا رکھوالا ہے۔ سانپ اور سؤر بھی اپنا حصہ لے رہے ہیں۔ اور عقرب اور زنبور بھی اسی کے پالے پل رہے ہیں۔ بت پرست اور آتش پرست بھی اپنا اپنا پیٹ بھر کر کھاتے ہیں۔ اور بعض کافی خوشحال ہیں۔ ایک یہی بس نہیں۔ وہ جن کے معبود اس کے سوا ہزاروں ہیں۔ اور وہ حقیقی داتا کو برا بھلا بھی کہتے سنتے ہیں۔ ان کے جاہ و حشم بھی شاہانہ وہ ظلّ الحق کا مقابلہ کرنے میں غلو دکھاتے ہیں۔ صدیوں عیش و عشرت کی ٹھنڈی ہوائیں لیتے رہتے ہیں۔ ان کی اولادوں میں بھی وہی اس کا انعام اور ان کی لگاتار محنتوں کا ثمر بھی وہی ان کو دے رہا ہے۔ دراصل ابن آدم کی تکریم میں اس حد تک وہ بندہ نواز ہے۔ کہ الفاظ میں احصا کی طاقت جتنی بھی دوڑ دکھائے عاجز ہی عاجز نظر آتی ہے۔ اس الرحمن کی انگشت اپنے دین میں کفیل کے گھر سونے چاندی کے اور ان کے باغات پھیلے ہوئے دیکھیں۔ اور ٹھنڈک لے کر واپس آتی ہے۔ بس وہ اچھوں بروں سب کو بدوں تخیل کے پالتا ہے۔ کلاً نمد ہؤلاء و ہؤلاء من عطاء ربک وما کان عطاء ربک محظورا یہی اس کی عادت مستمرہ ہے۔ لیکن باایں ہمہ یہ بھی روز روشن کی طرح واضح ہے۔ اور مسلم مجرم مومن کافر اس کی آباد دنیا میں بالکل نور و ظلمت کی طرح اپنی اپنی نمایاں حیثیت بھی رکھ رہے ہیں۔ مومن کا گویا ماحول اس کا زمین و آسمان جو کفر کے ماحول اور اس کے زمین و آسمان سے بالکل ہی جدا اور الگ نظر آ رہا ہے۔ ع

جسے تو میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو

یہ تکریم بھلا مومن کے سوا اور کس کی ہو سکتی ہے۔ ایک کے پیچھے دنیا آگ رنگ کر آتی ہے۔ اور دوسرا مکمل الکلب اخلد الی الارض ہو کر ہر وقت منہ کھولے ہانپتا پھرتا ہے۔ ایک کا ہاتھ جب تیر مارتا ہے۔ تو اس کا دوسرا ساتھی خدا تعالیٰ کا ہاتھ ہی ہوتا ہے۔ ایک اگر زبردست شکاری نظر آ رہا ہے۔ تو قسمت کا مارا مجرم مخالف کمزور شکار کی حیثیت رکھ رہا ہے۔ ایک کا اگر وہ مولا ہے۔ تو دوسرے کے لئے لا مولیٰ لہ اس نے اس سے دعا کی اور ہمیشہ التجا کی۔ دوسرے نے اعراض کیا۔ اور پیٹھ پھیر لی۔ وہ بھی ہے جس نے خدا تعالیٰ کی معیت کے لئے سدا کوشش کی۔ اور کمند رسی نے اس کا راستہ صاف کیا۔ اور وہ بھی جو انا انا کہہ کر شاہانہ طمطراق سے آیا تھا۔ اسی پانی میں غوطے کھا کر رہ گیا۔ مرج البحرین یلتقیان بینھما برزخ لا یبغیان خاص رحمت کا دریا بھی چل رہا ہے۔ اور عام رحمت بھی بہہ رہی ہے لیکن مجال نہیں کہ ایک دوسرے پر بسبب برزخ کے بغاوت کر سکیں۔ خدا تعالیٰ کے خاص بندوں کی اور شان ہے۔ اور وہ جو عامی ہیں۔ ان کے ساتھ ان کا رحیم کسی دوسری شان سے برتاؤ کر رہا ہے بظاہر ملے جلے بھلے ہیں۔ لیکن دراصل حد فاصل بھی بدستور قائم ہے۔ نہ کبھی سارے کا سارا کفر مٹا اور نہ ہی دشمنان اسلام نے کبھی الاسلام یعلو ولا یعلیٰ کی خصوصیت کو مٹانے میں معتدبہ کامیابی حاصل کی۔ وہ جھاگ کی طرح ابھرے تو بالآخر اپنا ہی نام کھو بیٹھے ع

مرد آخر بیں مبارک بندہ ایست

دیکھنا تو یہ ہے۔ کہ عاقبت کیسی ہوئی۔ ایک نے اپنے محسن کی طرف منہ پھیر رکھا انابت کی تو آب رہا۔ اس کی درگاہ میں سدا سر بسجود رہا پھر مانگا کبھی بھی خالی ہاتھ خالی دامن نہ پھرا۔ اس کے آقا نے انا منک کہہ کر اسے ہر وقت مسرور رکھا۔ وہ خوف و حزن سے امان میں رہا۔ اس کا دل مطمئن رہا۔ اس کے اضطراب کا فوری علاج کیا گیا۔ وہ عبد کا پہلوان سدا غالب رہا۔ جو اس پر گرا وہ بھی گرا۔ اور جس پر وہ گرا وہ بھی گرا۔ وہ سربلند سرفراز اور سدا وجیہہ رہا۔ اس کے پاؤں کی خاک سُرمہ بنی اور بادشاہوں نے اس کے دامن کو چھونا باعث فخر سمجھا۔ زمین و آسمان کے مالک نے اپنے فرشتوں کو اس کا پہرہ دار رکھا۔ زمین نے بھی اسکا ساتھ دیا اور آسمان نے بھی اُس پر سدا ہی اپنا سایہ رکھا۔ اسکے آقا نے اسکے ساتھ اپنی خاص قدرت نمائی کا معاملہ کیا اور اس کو ہر طرح ہی فلاح اور نجاح سے خوش انجام رکھا۔ وہ اپنے ارادوں میں اپنے مقاصد میں بہرہ ور رہے۔ اگر کسی سے رستہ میں کچھ روک آئی بھی اور بظاہر اسے مغلوب کرتے ہوئے گذر گئی تو کسی کوتاہ بین کے سامنے اور اسکی اپنی بصیرت کی کمی ہی ہے۔ ورنہ وہ وجیہہ جیا اور وجیہہ ہی مرا۔ لعل اور موتی کچھ کیچڑ میں گریں بھی تو لعل اور موتی ہی ہیں۔ یہ ڈینگ نہیں۔ خوش اعتقادی نہیں۔ جس نے خدا تعالیٰ کے دامن سے وابستگی کی۔ جواں ہو یا بوڑھا۔ بامراد ہی رہا۔ متقی کی دُعا جیسا جیسا وہ متقی ہے۔ کبھی بھی رد نہیں ہوتی۔ ہاں دُعا ہو اور اسکے پیارے کی دُعا ہو۔ من فتح لہ منکم باب الدعاء فتحت لہ ابواب الرحمۃ (جس کے لئے دعاء کا دروازہ کھولا گیا۔ اس کے لئے رحمت کے دروازے کھولے گئے) دعا ہی مخ عبادت ہے اور خدا تعالیٰ کے نزدیک کوئی چیز دعا سے زیادہ اکرم نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے انسان کو ہر محل اور ہر موقعہ کی دُعا سکھلائی ہے گھر آنے جانے کے لئے۔ مسجد میں جاتے اور نکلتے وقت۔ اپنے پرائے راہ چلنے کے لئے۔ کھاتے اور پیتے وقت۔ دن رات کے اوقات میں دُعا کے متعلق (گویا خدا تعالیٰ کے ساتھ دائمی لگاؤ کی بابت) باب ہیں۔ اور حزب ہیں۔ جو آپکی دن رات کی لے اور لَو کے اظہار میں آپ کی محبت آپ کی بے لاگ محبت کی جو آپ کو اپنے معبود حقیقی سے پُر معنی تفسیر کا حصہ لے رہے ہیں۔ بعض وقت آپ اتنا سجدے میں گرتے کہ لوگ کسی گمان میں پڑ کر قریب ہو کر آپ کے زندگی کے احساسات کو معلوم کرنے کے لئے مجبور ہو جاتے۔ شفاعت اخروی کے وقت بھی آپ اتنا سجدہ کریں گے۔ کہ خدا تعالیٰ خوش ہو کر فرمائے گا۔ محمدؐ اٹھ تیری مانی جائیگی۔ خدا تعالیٰ اور اس کے تمام فیوض اور برکات کو حاصل کرنے کے لئے ما بین اللہ وما بین العبد۔ یہ ایک ایسی بے نظیر موصلت کی برق رفتار رَو ہے۔ کہ بجز اس سے نہ مانگنے کے اور کوئی چیز اس میں روک پیدا نہیں کر سکتی۔ امّن یجیب المضطر اذا دعاہ امت خیر الوریٰ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طفیل ہی یہ اتنا سہل تر وسیلہ قرب الٰہی کا عطا کیا گیا ہے۔ کہ کسی دوسری امت میں اس کی اتنی بڑی تفصیل ہرگز ہرگز کتنا بھی ڈھونڈیں۔ نام کو بھی نہیں ملتی۔ لیکن سخت افسوس ہے۔ کہ بڑوں نے اپنی نسل میں جس شوق سے اس بے نظیر نعمت کو پھیلانا اور واکرنا چاہیئے تھا۔ نہیں کیا اور نہیں پھیلایا۔ اللّٰھم انا نعوذ بک من العجز والکسل۔ حکم تو یہ ہے۔ کہ سات سال کی عمر ہو۔ تو بچے کو دُعا کی عادت ڈالو۔ دس سال کا ہو کر بھی عادی نہ ہوتا ہو۔ تو ضرب سے عادت ڈلواؤ۔ کیونکہ جو خدا تعالیٰ سے نہیں مانگتا۔ وہ اس سے ناراض ہوتا ہے۔ اور ہے بھی سچ۔ جو خدا تعالیٰ کو بذریعہ دُعا اپنا نہیں بناتا ہے۔ وہ پھر جن غیروں کے لئے اپنے اوقاتِ حاضرہ کو لگاتا ہے۔ وہ کیا خدا تعالیٰ سے بڑھ کر ان کو مفید پا رہا ہے۔ جو خدا تعالیٰ سے منہ پھیر کر بیٹھ رہے کہ ان کا۔ صرف اُن کا ہو رہا ہے۔ یہ ناراضگی کی بات نہیں تو اور کیا ہے۔ اسی لئے اول وقت کی نماز کا زیادہ ثواب ہے۔ وقت پر جس کو مقدم کرنا چاہیئے اسی کو مقدم کرنا چاہیئے۔ گر حفظِ مراتب نہ کنی زندیقی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی دُعا پر زور دینے کی تاکید کی ہے۔ اور یہی وہ گران گرز ہے جو شیطان کے سر کو بالآخر پاش پاش کر کے رکھ دے گا۔ ایاکم والدعاء ایاکم والدعاء۔ خذ واخذ رکم۔

دردمندانہ درخواست دعا

میرے ماموں زاد بھائی مولوی محمد الدین صاحب مبلغ مغربی افریقہ جو وسط نومبر ۴۲ء میں افریقہ کے لئے روانہ ہوئے تھے۔ اور رستہ میں دشمن کی کارروائی سے وہ جہاز ڈوب گیا تھا جس میں وہ سفر کر رہے تھے ابھی تک لاپتہ ہیں۔ آج ماموں صاحب ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب پنشنر شرودھ ضلع ہوشیارپور نے اطلاع دی ہے کہ پتہ ملا ہے۔ کہ اسی جہاز میں سفر کرنے والے بعض [illegible] مسافر غالباً سنگاپور پہونچائے گئے ہیں۔ ممکن ہے کہ اخویم مولوی محمد الدین صاحب بھی ان مسافروں میں ہوں۔ اس لئے دردمندانہ درخواست ہے۔ کہ احباب مولوی صاحب موصوف کے لئے دعا فرماتے رہیں۔ تا اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے ان کی حفاظت فرمائے اور انہیں [illegible] خدمت دین کا موقعہ عطا فرمائے۔ آمین۔ خاکسار ابو العطاء جالندھری

آنریبل سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کا بیان پریس کانفرنس میں

دہلی۔ ۱۴ اپریل۔ آنریبل سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے آج پریس کانفرنس میں بحرالکاہل کے معاملات کی کانفرنس کے متعلق بیان دیتے ہوئے کہا:۔

ایک دن ایک خاص گول میز کانفرنس منعقد کی گئی تھی۔ جس میں صرف ہندوستان کے معاملات پر غور کیا گیا۔ اس کانفرنس میں سر راما سوامی مدلیار نے ہندوستان کا مسئلہ پیش کیا۔ اور اس بات میں ذرا بھی شک و شبہ نہیں۔ کہ امریکہ اور کینیڈا نے خاص طور پر اور دُوسرے ممالک نے جن میں آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ شامل ہیں۔ بالعموم یہ خواہش ظاہر کی۔ کہ ہندوستان کے مسئلہ کو جلد از جلد حل کر دیا جائے۔ اور عرصہ جنگ میں ہی ہندوستان کا مسئلہ حل کرنا ممکن ہے۔ بلکہ ضروری ہے۔ لیکن اس بات کی کوئی علامت نہیں۔ کہ امریکہ ہندوستان کے معاملات میں مداخلت کرے گا۔ کانفرنس میں مجھ سے دریافت کیا گیا تھا۔ کہ کیا امریکہ کی مداخلت مشکلات کو حل کرنے میں مفید ثابت ہو سکتی ہے۔ تو میں نے جواباً یہ سوال کیا۔ کہ اگر امریکہ کی مداخلت ناکام ثابت ہوئی۔ تو کیا۔ امریکہ برطانیہ سے لڑائی مول لینے کو تیار ہوگا۔ مجھے جواب دیا گیا۔ کہ "نہیں"۔ لیکن اگر امریکہ مداخلت کرے بھی تو برطانیہ امریکہ سے یہ سوال کر دے گا۔ کہ وہ اپنے معاملات کو درست کرے۔ کیونکہ جنگی مساعی کے لئے ان کا حل کیا جانا ضروری ہے۔ آپ نے کہا۔ امریکن انگریزوں کی نسبت ہندوستانیوں سے زیادہ میل ملاپ رکھتے ہیں۔

کانفرنس کی تجاویز

کانفرنس میں تجویز پاس کی گئی۔ کہ وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کے ممبر سیاسی لیڈروں سے مل کر ہندوستان کے مسئلہ کا حل سوچیں۔ اٹلانٹک چارٹر کے متعلق گرما گرم بحث ہوئی۔ برطانی ڈیلیگیشن کی رائے یہ تھی۔ کہ اس چارٹر کا ہندوستان پر بھی اطلاق ہوتا ہے۔ کہ مسٹر چرچل کا بیان مبہم سا ہے۔ اور اگر وہ چاہتے تو ایک بیان دے کر اس غلط فہمی کا ازالہ کر دیتے۔ عام طور پر امریکنوں نے یہ خواہش ظاہر کی۔ کہ ہندوستان اپنے پاؤں پر کھڑا ہو جائے۔

جہاں تک چین کا تعلق ہے چینی ڈیلیگیٹ ہندوستان کی سیاسی ترقی کی سست رفتار پر بہت خفا اور پریشان تھے۔ وہ ہندوستان کی مدد کرنا چاہتے تھے۔ چینیوں کا غم و غصہ اور ان کی ناراضگی انگریزوں کے خلاف تھی۔ چینیوں کا نظریہ ہے۔ کہ ہندوستان کی موجودہ حالت کی ذمہ واری برطانیہ پر ہے۔

ایک امریکی نامہ نگار نے سر محمد ظفر اللہ خان کے اس بیان پر ناراضگی کا اظہار کیا۔ جو انہوں نے لاہور میں دیا تھا۔ اور جس پر انہوں نے کہا تھا۔ کہ امریکی نامہ نگار اینٹی برٹش ہیں۔ آنریبل سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے جواب میں کہا۔ کہ ہندوستان میں آئے ہوئے امریکی نامہ نگاروں کا رویہ برطانیہ کے خلاف ہے۔ اور ہندوستان سے امریکہ میں جو تاریں بھیجتے ہیں۔ اس میں کانگرس کے نظریہ کو پیش کیا جاتا ہے اور مسلم لیگ کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے +

(ملاپ ۱۶ اپریل)

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

بیرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب ۱۳ اپریل ۱۹۴۳ء تک حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ذریعہ بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے اللّٰھم زد فزد

52	Dr & Mrs. A. K.	67	Lassana Saoo
53	Oshoko Sierra Leone		Sierra Leone Africa
	Africa	68	Alfa Fula "
54	Osman Kamara "	69	Fowba Bay "
55	Almawin Sesay "	70	Joana Punde "
56	Aminata Kgobo "	71	Musa Tailor "
57	Ali Conte "	72	Alfa Lawba "
58	Surie Turay "	73	Mohd Lawin "
59	Aliman Abubakr "	74	Uswana Gebuwa "
60	Mustafa Kosy "	75	Harana Inara "
61	Mohammad Kayavoa	76	Vanoli Joe "
62	Mowo Kallou "	77	Moriwa Carpenter "
63	Usmana Tailor "	78	Vandi Kallaw "
64	Mosiay Seefe "	79	Mowo Maaud "
65	Safa Bodanga "	80	Lahi Buduka "
66	Abdula Kanewa "	81	Usman Bekbe "

احباب جماعت ہائے سیالکوٹ کا شکریہ

۲۸ مارچ کو نظارت ہذا کی طرف سے مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشر مولوی فاضل اور خواجہ خورشید احمد صاحب مجاہد سیالکوٹی نے نشر و اشاعت کے پریس اور ہندی و انگریزی لٹریچر کی اشاعت کے پیش نظر چندہ کی فراہمی کے لئے سائیکلوں پر ضلع سیالکوٹ کی بعض جماعتوں کا دورہ کیا۔ وہ ضلع گورداسپور کی ان جماعتوں میں بھی گئے۔ جو ان کے راستہ میں پڑتی تھیں، اور ان سے بھی کچھ رقم وصول کی۔

اس کے بعد ہر دو صاحبان نے ضلع سیالکوٹ کی ۲۲ جماعتوں کا دورہ کیا۔ ان جماعتوں نے نہایت شرح صدر کے ساتھ اس اہم تحریک پر لبیک کہا۔ خصوصاً جماعت سیالکوٹ نے قلیل وقت میں نہایت شاندار مالی قربانی کر کے قابل رشک نمونہ قائم کیا۔ جناب چودھری نواب محمد دین صاحب نے ۳۰۰ روپیہ جناب شیخ مہر دین صاحب بوٹ میکر نے ۱۰۱ روپیہ جناب محمد عیسےٰ صاحب نے ۱۰۰ روپیہ اور جناب چودھری شاہ نواز صاحب نے ۵۰ روپے اور باقی افراد جماعت نے ۲۷۴ روپے اس سلسلہ میں عنایت فرمائے۔ جزاھم اللہ احسن الجزا

محترمہ سیدہ فضیلت صاحبہ پریذیڈنٹ لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ شہر نے وعدہ فرمایا ہے۔ کہ وہ مستورات کی طرف سے چندہ جمع کر کے مرکز میں ارسال فرمائیں گی۔ اللہ تعالےٰ ان سب احباب کو خدمت دین کی اور بھی بڑھ چڑھ کر توفیق بخشے۔ اس دورہ میں مختلف جماعتوں کے بہت سے افراد نے ان کے ساتھ تعاون کیا۔ نظارت ہذا ان سب کا شکریہ ادا کرتی ہے۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

قاہرہ ۱۵ اپریل۔ مصر سے ہندوستان میں روئی کی درآمد کے بارہ میں ایک معاہدہ زیرغور ہے۔ اور چند روز میں مکمل ہو جائے گا۔

لنڈن ۱۵ اپریل۔ ٹیونیشیا میں اب دشمن نے زیادہ سختی سے مقابلہ شروع کر دیا ہے۔ کیونکہ اب وہ اس نشیبی علاقہ میں ہے۔ ٹیونس اور بیزرٹا تک پہنچنے میں ایک رکاوٹ ہے۔ اتحادی فوجوں نے ہلال کی شکل میں ڈیڑھ سو میل علاقہ میں مورچے سنبھال لئے ہیں۔ اور سیدی نصیر کے ریلوے جنکشن پر قبضہ کی سخت کوشش کر رہی ہیں۔ مرات لائن پر حملہ کے بعد سے اب تک اتحادی دشمن کے بارہ ہوائی اڈوں پر قبضہ کر چکے ہیں۔

ماسکو ۱۵ اپریل۔ ڈونیٹز کے محاذ پر ازیوم کے علاقہ میں پھر لڑائی زور سے شروع ہو گئی ہے۔ کوبان میں بارش کی وجہ سے لڑائی بند تھی وہ بھی شروع ہو گئی ہے۔ روسیوں نے حملے شروع کر دئے ہیں۔ کل روسیوں نے ایک دریا کو پار کر لیا۔

لنڈن ۱۵ اپریل۔ جنوب مغربی بحرالکاہل میں ملن کی کھاڑی پر کل اسّی جاپانی طیاروں نے حملہ کیا تھا۔ ان میں سے تیس گرا لئے گئے۔ نیوگنی کے شمالی کنارے کے پاس چھ ہزار ٹن کا ایک مال لے جانے والا جاپانی جہاز ڈبو دیا گیا اور ایک کروزر کو نقصان پہنچایا گیا۔

لاہور ۱۵ اپریل۔ یہ خبر بہت گرم ہے کہ مسٹر محمد علی جناح کچھ عرصہ کے لئے پنجاب میں مستقل طور پر رہائش اختیار کرنا چاہتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ان کے لئے لاہور میں ایک بنگلہ خرید لیا گیا ہے۔

لنڈن ۱۶ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ ہٹلر اگلے ہفتہ جرمن رائخ کے اجلاس میں تقریر کریگا۔

برلن ۱۶ اپریل۔ جرمن ریڈیو کا بیان ہے کہ بلغاریہ کی پارلیمنٹ کی امور خارجہ کی کمیٹی کے صدر کو کسی نے ہلاک کر دیا ہے۔

لنڈن ۱۶ اپریل۔ جنرل آئزن ہاور ٹیونیشیا کے تمام محاذ کے دورہ کے بعد واپس آئے ہیں۔ اس دورہ میں وہ جنرل الیگزینڈر سے بھی ملے

دہلی ۱۶ اپریل۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ ہندوستان کی چھوٹی چھوٹی ریاستیں قریبی بڑی بڑی ریاستوں سے ملا دی جائیں گی۔ یہ فیصلہ وزیر ہند کے مشورہ سے کیا گیا ہے۔ غرض یہ ہے۔ کہ آمد کی کمی وجہ سے جو ریاستیں رعایا کی سہولتوں کے سامان مہیا نہیں کر سکتیں۔ اور اس کے نتیجہ میں سیاسی الجھنیں پیدا ہوتی ہیں۔ انہیں سلجھایا جا سکے۔

واشنگٹن ۱۶ اپریل۔ امریکن وزیر جنگ نے ایک بیان میں کہا۔ کہ ٹیونیشیا میں پونے دو سے دو لاکھ تک محوری فوج کے موجود ہونے کا اندازہ ہے۔ ان کے پاس دو بڑی بندرگاہیں اور ایک درجن ہوائی اڈے ہیں۔ دشمن ابھی اچھی چوکیوں پر جما ہوا ہے۔ اتحادی فوج اس سے زیادہ ہے۔ اور انہیں ہوا میں برتری بھی حاصل ہے۔ کوئی ایسی بات ظاہر نہیں۔ جس سے معلوم ہو سکے۔ کہ دشمن اپنی فوجوں کو نکال کر لے جانا چاہتا ہے۔ تاہم ممکن ہے کہ وہ چند ہفتوں میں تھوڑی تھوڑی کر کے ساری فوج وہاں سے نکال لے جائے۔

لنڈن ۱۶ اپریل۔ بحیرہ روم کے اتحادی بیڑے کو نئے سرے سے ترتیب دیا گیا ہے، اور اسے تین حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔

لنڈن ۱۶ اپریل۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ جاپانیوں نے نیوگنی کے شمال میں ایک جزیرہ میں زبردست بیڑا اکٹھا کر لیا ہے۔ اور وہ یہاں پہلے سے زیادہ ہوائی جہاز لے آئے ہیں۔ رباؤل کے علاقہ میں بھی وہ اور جہاز لے آئے ہیں۔

ماسکو ۱۶ اپریل۔ لینن گراڈ کے محاذ پر ایک جگہ ہوائی حملہ میں ایک عورت زخمی ہوئی۔ اس کا اپریشن کیا گیا جس کے چودہ گھنٹہ بعد اس کے بچہ پیدا ہوا۔ جس کے بن ران میں بم کے ٹکڑے لگے ہوئے تھے۔ جنہیں فوراً نکال دیا گیا۔ زچہ اور بچہ دونو بخیریت ہیں۔

لنڈن ۱۶ اپریل۔ جرمنوں نے اٹلی کے شہر میلان کے تمام صنعتی اداروں پر مکمل کنٹرول کر لیا ہے۔

لاہور ۱۵ اپریل۔ گندم اول ۰-۴-۹ چنے ۰-۴-۸ توریہ ۰-۰-۱۱ ماش سیاہ ۰-۲-۴ مونگی ۰-۱۲-۸ روپے

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر ۔ رحمت اللہ خان شاکر